Cambridge International A Level

Cambridge Assessment International Education
Cambridge International Advanced Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2019**

1 hour 45 minutes

INSERT

9460588960-I

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

This Insert contains the reading passages for use with the Question Paper.

You may annotate this Insert and use the blank spaces for planning.
This Insert is **not** assessed by the Examiner.

سب سے پہلے مندرجہ ذیل ہدایات پڑھیے

ان صفحات میں امتحانی پرچے کے ساتھ استعمال کی جانے والی عبارتیں ہیں۔

یہ صفحات اور خالی جگہیں آپ اپنے جوابات کی تیاری کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
ممتحن ان صفحات کو نہیں جانچیں گے۔

This document consists of **3** printed pages and **1** blank page.

DC (LK/SW) 167678/2
© UCLES 2019

Cambridge Assessment International Education

[Turn over

https://xtremepape.rs/

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 1 ، 2 اور 3 کے جوابات دیں۔

عبارت 1

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق تہوار دنیا کے ہر ملک میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔ تہوار منانے کی وجوہات تو مختلف ہو سکتی ہیں لیکن قوموں کی زندگی میں ان کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ صدیوں پہلے دنیا کے کئی ممالک سے لوگ ہجرت کر کے برصغیر پاک و ہند میں آباد ہو گئے جن کے مذہب، تہذیب و تمدن اور رسم و رواج ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ اپنی انہی روایات کو زندہ رکھنے کے لیے یہ لوگ بے شمار تہوار مناتے ہیں اسی لیے اگر برصغیر پاک و ہند کو تہواروں کی سرزمین کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

اکثریت کی رائے میں تہوار منانے کی وجہ صرف روزمرہ کی مصروفیات سے چھٹکارا یا لطف اندوز ہونا ہی نہیں بلکہ تہواروں سے اپنے قومی اور ثقافتی ورثے کا پتا بھی چلتا ہے۔ لوگ اپنی قومی تاریخ اور بزرگوں کے کارناموں پر فخر محسوس کرتے ہیں اور اپنی نئی نسل کو ان کے آباؤاجداد کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔

تہوار کے دن سے کچھ عرصہ پہلے ماحول میں خوشگوار تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دکانوں اور بازاروں کی خوب آرائش کی جاتی ہے۔ تحائف کی خریداری کے لیے لوگوں کا ہجوم امڈ آتا ہے۔ بچے، بوڑھے اور نوجوانوں کے چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں۔ سنسان گلی کوچوں میں خوب رونق ہو جاتی ہے۔ ٹیلیوژن اور اخباروں میں تہواروں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔

بیرون ملک رہنے والے لوگوں کے لیے تہواروں کی اہمیت کے بارے میں اخبار لکھتا ہے کہ ان کے لیے دیارِ غیر میں اپنی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو برقرار رکھنا اور بھی ضروری ہوتا ہے۔ مختلف رنگ و نسل کے لوگ ایک دوسرے کو اپنے تہواروں میں شریک کرتے ہیں۔ اپنے گھروں سے دور رہنے والے لوگ اپنے خاندان والوں کے ساتھ تہوار منانے کے لیے دور دراز کا سفر طے کرتے ہیں اور ایک طویل عرصے کے بعد اپنے پیاروں سے ملاقات تہواروں کی خوشیوں میں چار چاند لگا دیتی ہے۔ وہ ماضی کے گلے شکوے بھلا کر نئی دوستی کا آغاز کرتے ہیں۔ اس موقع پر خاص کھانوں کا بھی لطف اٹھایا جاتا ہے۔

اسی اخباری رپورٹ میں تہواروں کے ثقافتی اور تفریحی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ان کے سماجی اور اخلاقی فوائد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ تہواروں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ لوگ اس موقع پر اپنے ارد گرد رہنے والے ضرورت مند لوگوں کو بھی نہیں بھولتے اور ان کی مدد کر کے انہیں بھی ان خوشیوں میں شریک کرتے ہیں۔ اس طرح امیر و غریب کے درمیان فاصلے کم کرنے میں مدد ملتی ہے اور یہی تہواروں کی اصل روح ہے۔

https://xtremepape.rs/

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 4 اور 5 کے جوابات دیں۔

عبارت 2

گذشتہ عید کے بعد چھپنے والے ایک مضمون میں پہلی بار تہواروں کے منفی اثرات کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ اکثر دولت مند لوگ تہواروں پر اپنا پیسہ پانی کی طرح بہا کر اپنے مال دار ہونے کا اظہار کرتے ہیں اور وہ اس حقیقت کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں کہ دنیا میں کتنے انسانوں کو دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں ہوتا۔ امیر لوگوں کی نقل کرتے ہوئے معاشرے کے بیشتر غریب لوگ بھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنی کم آمدنی کی وجہ سے تہوار نہیں منا سکتے جس سے ان میں اور ان کے خاندان والوں میں احساس محرومی پیدا ہوتا ہے۔

اس مضمون کے مطابق بعض تہواروں کے بارے میں عام لوگوں کی رائے کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہے۔ مثلاً تہواروں کے موقع پر اسکولوں میں تعطیل کے سبب بچوں کی تعلیم کا نقصان ہوتا ہے۔ کارخانے اور دفاتر بند ہونے کی وجہ سے مزدور لوگ کام نہیں کر پاتے جس سے انہیں مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کاروباری لوگ اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ضرورت کی اشیا مہنگے داموں بیچنا شروع کر دیتے ہیں۔

بسنت پر پابندی اور عام زندگی پر اس کے منفی اور مثبت پہلوؤں کے بارے میں لوگوں کی رائے کا ذکر کرتے ہوئے اخبار لکھتا ہے کہ پاکستان میں بسنت کا تہوار پنجاب کی ثقافت کا حصہ ہے۔ پابندی سے پہلے بسنت کی آمد کی خوشی میں گلی کوچوں اور بازاروں کی رونقیں دوبالا ہو جاتی تھیں۔ رنگ برنگی پتنگیں فضا میں ایک عجیب سا سماں پیدا کر دیتی تھیں اور یوں پورا آسمان رنگین ہو جاتا تھا۔ ایک دوسرے کی پتنگیں کاٹنے کا نظارہ بھی بہت دلکش ہوتا تھا۔ لیکن بسنت پر کئی ناخوش گوار حادثے بھی پیش آتے تھے۔ پتنگ بازی کرتے ہوئے ایک دوسرے کی پتنگ کاٹنے میں لوگ جذباتی ہو کر ایک دوسرے کی دشمنی پر اتر آتے تھے اور پھر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے بھی باز نہیں آتے تھے۔ انہی وجوہات کی بنا پر بہت سے لوگ بسنت پر پابندی سے مطمئن نظر آتے ہیں۔

رپورٹ میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے کہ اپنے مذہبی، ثقافتی اور قومی تہواروں کو مناتے ہوئے ہمیں اس بات کا دھیان رہے کہ تہواروں پر فضول خرچی نہ کی جائے، کسی قسم کی قانون شکنی نہ کی جائے اور لوگوں کو امن اور بھائی چارے کا پیغام دیا جائے۔

© UCLES 2019

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/